قربانی کے فضائل و مسائل (حصہ اول)

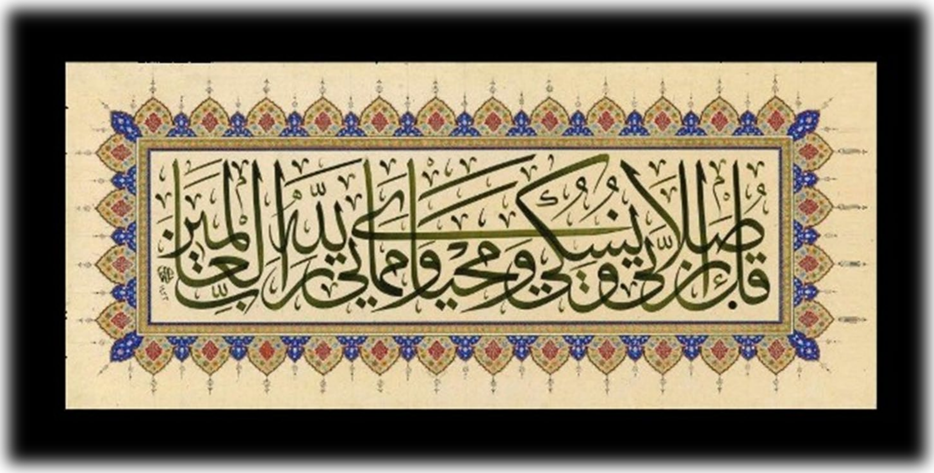

شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اھل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے اس کے نام پر ذوالحج کی 10، 11، 12 تاریخ کو (شرعاً مخصوص) جانور ذبح کرنا "قربانی" کہلاتا ہے۔ دلائل شریعت کی روشنی میں قربانی کے فضائل و مسائل جاننا ہر مسلمان کی ضرورت ہے۔

قربانی کا ثبوت:

وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَ لَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۷﴾

سورۃ المائدۃ، رقم الآیۃ: 27

ترجمہ: اور (اے پیغمبر!) ان کے سامنے آدم کے دو بیٹوں کا قصہ ٹھیک ٹھیک پڑھ کر سنائیں جب دونوں نے ایک ایک قربانی پیش کی تھی۔ ان میں سے ایک کی قربانی قبول ہو گئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی۔ اس (دوسرے نے پہلے سے) کہا کہ میں تجھے قتل کر ڈالوں گا۔ پہلے نے کہا کہ اللہ تو ان لوگوں سے (قربانی) قبول کرتا ہے جو متقی ہوں۔

حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ ت 1362ھ فرماتے ہیں:

"حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹوں ہابیل اور قابیل کا قصہ قرآن شریف میں مذکور ہے کہ ہابیل نے قربانی کی تھی اور اللہ کے ہاں مقبول ہوئی تھی اور وہ جانور ان کی قربانی کا اونٹ تھا یا مینڈھا علی اختلاف روایات التفسیر.... اور جب سے اب تک سب امتوں میں ان جانوروں کا ذبح کرنا جاری و مشروع رہا۔"

امداد الفتاویٰ: ج3 ص564

وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ

سورۃ الحج، رقم الآیۃ:34

ترجمہ: ہم نے ہر امت کے لئے قربانی مقرر کی تا کہ وہ چوپائیوں کے مخصوص جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے عطا فرمائے۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ ۝۲

سورۃ الکوثر، رقم الآیۃ:2

ترجمہ: آپ اپنے رب کی نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی رحمہ اللہ (ت 273ھ) حدیث مبارک نقل کرتے ہیں:

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِيُّ؟ قَالَ: سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. قَالُوْا: فَمَا لَنَا فِيْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوْا: فَالصُّوْفُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ

سنن ابن ماجہ، باب ثواب الاضحیہ

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے سوال کیا: یارسول اللہ! یہ قربانی کیا ہے؟ (یعنی قربانی کی حیثیت کیا ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ کے (روحانی) باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت (اور طریقہ) ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہمیں اس قربانی کے کرنے میں کیا ملے گا؟ فرمایا: ہر بال کے

بدلے میں ایک نیکی ملے گی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (پھر سوال کیا) یا رسول اللہ! اُون (کے بدلے میں کیا ملے گا؟) فرمایا: اُون کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی۔

امام ابو عیسی محمد بن عیسی بن سَورہ الترمذی رحمہ اللہ (ت 279ھ) حدیث مبارک نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ اَنَّهُ لَيَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ يَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ مِنَ الْاَرْضِ، فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا.

سنن الترمذی، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قربانی کے دن کوئی نیک عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کا خون بہانے سے محبوب اور پسندیدہ نہیں اور قیامت کے دن قربانی کا جانور اپنے سینگوں بالوں اور کُھروں سمیت آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں شرفِ قبولیت حاصل کرلیتا ہے، لہٰذا تم خوش دلی سے قربانی کیا کرو۔

قربانی کا حکم:

اھل السنۃ والجماعۃ احناف کے نزدیک قربانی واجب ہے۔

امام فخر الدین ابو محمد عثمان بن علی الزیلعی الحنفی رحمہ اللہ (ت 743ھ) فرماتے ہیں:

تَجِبُ عَلٰى حُرٍّ مُّسْلِمٍ مُّقِيْمٍ مُّوْسِرٍ عَنْ نَفْسِهٖ لَا عَنْ طِفْلِهٖ شَاةٌ أَو

سُبُعَ بَدَنَةٍ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى آخِرِ أَيَّامِهِ.

تبیین الحقائق للزیلعی، کتاب الاضحیۃ

ترجمہ: دس ذوالحجہ سے لے کر قربانی کے آخری ایام (یعنی بارہ ذوالحجہ) تک ہر اس آدمی پر جو آزاد، مسلمان، مقیم اور صاحبِ نصاب ہو اس پر ایک بکری یا ایک بڑے جانور کے ساتویں حصے کی قربانی کرنا واجب ہے، (یہ وجوب اسی پر ہو گا اس کے بچوں کی طرف سے نہ ہو گا۔

امام ابو بکر احمد الرازی الجصاص رحمہ اللہ (ت370ھ) سورۃ الکوثر کی آیت نمبر2 کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

قَالَ الْحَسَنُ رَحِمَهُ اللهُ: صَلٰوةُ يَوْمِ النَّحْرِ وَنَحْرُ الْبَدَنِ ...قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: هٰذَا التَّأْوِيلُ يَتَضَمَّنُ مَعْنَيَيْنِ اَحَدُهُمَا اِيْجَابُ صَلٰوةِ الْاَضْحٰى وَالثَّانِيْ وُجُوْبُ الْاُضْحِيَّةِ.

احکام القرآن للجصاص: تحت سورۃ الکوثر

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ (ت110ھ) نے فرمایا کہ مذکورہ آیت میں جو نماز کا ذکر ہے تو اس سے مراد عید کی نماز ہے اور وَانْحَرْ سے قربانی مراد ہے۔

امام ابو بکر (احمد الجصاص رحمہ اللہ ت370ھ) فرماتے ہیں کہ اس سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں: پہلی بات کہ عید (الاضحیٰ) کی نماز واجب ہے اور دوسری بات یہ کہ قربانی واجب ہے۔

مشہور مفسر علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ (ت1225ھ) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

قَالَ عِكْرَمَةُ وَعَطَاءٌ وَقَتَادَةُ: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ﴾ صَلٰوةَ الْعِيْدِ يَوْمَ

النَّحْرِ ﴿وَ انْحَرْ﴾ نُسُكَكَ . فَعَلٰى هٰذَا يَثْبُتُ بِهٖ وُجُوْبُ صَلٰوةِ الْعِيْدِ وَ الْاُضْحِيَّةِ.

التفسیر المظہری: ج10، ص353

ترجمہ: حضرت عکرمہ، حضرت عطاء اور حضرت قتادۃ رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ﴾ سے مراد یہ ہے کہ قربانی کے دن نماز عید ادا کرو اور ﴿وَانْحَرْ﴾ سے مراد یہ ہے کہ قربانی کرو! اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نمازِ عید اور قربانی دونوں واجب ہیں۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی رحمہ اللہ (ت 273ھ) حدیث مبارک نقل کرتے ہیں:

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ لَهٗ سَعَةٌ وَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا.

سنن ابن ماجہ: باب الاضاحی ھی واجبۃ ام لا

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو قربانی کی وسعت حاصل ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔

وسعت کے باوجود قربانی نہ کرنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت وعید ارشاد فرمائی اور وعید ترکِ واجب پر ہوتی ہے۔ چنانچہ امام عثمان بن علی زیلعی الحنفی رحمہ اللہ (ت 743ھ) حدیث سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَمِثْلُ هٰذَا الْوَعِيْدِ لَا يُلْحَقُ بِتَرْكِ غَيْرِ الْوَاجِبِ.

تبیین الحقائق للزیلعی: ج6 ص2 کتاب الاضحیۃ

ترجمہ: اس قسم کی وعید؛ غیر واجب کو چھوڑنے پر نہیں ہوتی (بلکہ واجب کو چھوڑنے پر ہوتی ہے)

معلوم ہوا قربانی واجب ہے۔

حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ سُفْيَانَ الْبَجَلِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا أُخْرٰى وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ.

صحیح البخاری: باب من ذبح قبل الصلوٰۃ اعاد

ترجمہ: حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عید الاضحیٰ کے دن حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ جس نے عید کی نماز سے پہلے (قربانی کا جانور) ذبح کر دیا تو اسے چاہیے کہ اس جگہ دوسری قربانی کرے اور جس نے (عید کی نماز سے پہلے) ذبح نہیں کیا تو اسے چاہئے کہ (عید کی نماز کے بعد) ذبح کرے۔

اس میں آپ علیہ السلام نے عید سے پہلے قربانی کرنے کی صورت میں قربانی دوبارہ لوٹانے کا حکم دیا جو اس بات کی دلیل ہے کہ قربانی واجب ہے۔

قربانی کے جانور:

درج ذیل جانور قربانی کے لیے ذبح کیے جا سکتے ہیں:

۱: اونٹ ۲: اونٹنی ۳: بیل ۴: گائے ۵: بھینسا ۶: بھینس

۷: مینڈھا ۸: بھیڑ ۹: دنبہ ۱۰: دنبی ۱۱: بکرا ۱۲: بکری

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

أَمَّا جِنْسُهُ فَهُوَ أَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْأَجْنَاسِ الثَّلَاثَةِ: الْغَنَمِ أَوِ الْإِبِلِ أَوِ الْبَقَرِ وَيَدْخُلُ فِيْ كُلِّ جِنْسٍ نَوْعُهُ وَالذَّكَرُ وَالْأُنْثٰى مِنْهُ وَالْخَصِيُّ وَالْفَحْلُ لِانْطِلَاقِ اسْمِ الْجِنْسِ عَلٰى ذٰلِكَ وَالْمَعْزُ نَوْعٌ مِنَ الْغَنَمِ وَالْجَامُوْسُ نَوْعٌ مِنَ الْبَقَرِ.

فتاویٰ عالمگیریہ: ج5 ص367 الباب الخامس

ترجمہ: قربانی میں جو جانور ذبح کیے جاسکتے ہیں وہ ان تین قسموں میں سے ہونے چاہییں۔ بکری، اونٹ اور گائے، اور ان میں ہر جنس کی نوع (قسم) بھی شامل ہے، مذکر، مونث، خصی، بغیر خصی ہر قسم شامل ہے، مینڈھا یہ بکری کی قسم ہے اور بھینس یہ گائے کی قسم ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ

سورۃ الحج، رقم الآیۃ: 34

ترجمہ: ہم نے ہر امت کے لئے قربانی مقرر کی تاکہ وہ چوپائیوں کے مخصوص جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے عطا فرمائے۔

اس آیت میں قربانی کے لیے "بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ" مقرر کیے گئے ہیں۔

ان "بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ" کی وضاحت قرآن مجید میں یوں موجود ہے:

وَ مِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّ فَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۴۲﴾ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَ مِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا

اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ وَ
مِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَ مِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ
اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ

سورۃ الانعام، رقم الآیات:142، 143، 144

ترجمہ: اور چوپایوں میں سے اللہ نے وہ جانور بھی پیدا کیے ہیں جو بوجھ اٹھاتے ہیں اور وہ بھی جو زمین سے لگے ہوئے ہیں۔ اللہ نے جو تمہیں رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو۔ جان لو کہ وہ تمہارے لیے کھلا دشمن ہے۔ (مویشیوں کے) کل آٹھ جوڑے اللہ نے پیدا کیے ہیں۔ دو صنفیں (نر اور مادہ) بھیڑوں کی نسل سے اور دو بکروں کی نسل سے، ذرا ان سے پوچھو کہ: "کیا دونوں نروں کو اللہ نے حرام کیا ہے یا دونوں مادہ کو؟ یا ہر اس بچے کو جو دونوں نسلوں کی مادہ کے پیٹ میں موجود ہو؟ اگر تم سچے ہو تو کسی علمی بنیاد پر مجھے جواب دو!" اور اسی طرح اونٹوں کی بھی دو صنفیں (نر اور مادہ) اللہ نے پیدا کی ہیں، اور گائے کی بھی دو صنفیں۔ ان سے کہو: "کیا دونوں نروں کو اللہ نے حرام کیا ہے یا دونوں مادہ کو؟ یا ہر اس بچے کو جو دونوں نسلوں کی مادہ کے پیٹ میں موجود ہو؟

معلوم ہوا کہ " بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ " آٹھ جانور ہیں: دو بھیڑوں سے، دو بکریوں میں، دو اونٹوں سے اور دو گائیوں میں سے۔ اللہ کریم ہم سب کو توفیق نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

پیر، 20 جون، 2022ء